احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 2

منگل 13 جنوری 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 13 جنوری 2015ء 21 ربیع الاول 1436 ہجری 13 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 11

بیٹے سے لے لیا

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ کیا آج تم میں سے کسی نے مسکین کو کھلایا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ فوراً اٹھے گھر پہنچے ان کے بیٹے عبدالرحمان کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اس سے لے لیا۔ وہ لے کر مسجد گئے اور وہاں ایک سائل ملا تو روٹی کا وہ ٹکڑا اسے دے دیا۔

(سنن ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ باب المسئلة فی المسجد حدیث نمبر 1422)

جماعت احمدیہ میں مالی قربانی کا معیار اور انفاق فی سبیل اللہ کے ایمان افروز واقعات، وقف جدید کے 58 ویں نئے سال کا اعلان

مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان سرفہرست ہے، اس کے بعد برطانیہ، امریکہ اور جرمنی ہیں

دینی ضروریات کیلئے اخراجات اللہ تعالیٰ پورے کرے گا، ہمیں قربانیوں کی روح اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے، عہدیداران اس کیلئے دعا اور کوشش بھی کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 جنوری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ التغابن کی آیات 17 اور 18 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بیشمار احکامات میں سے ایک اہم حکم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ پس مومن کو مالی قربانی کے وقت کبھی تردد اور ہچکچاہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور اس کی خاطر نیک مقاصد کی ترقی کے لئے خرچ کرتی ہے۔ دین کی اشاعت کا کام، مربیان کی تیاری اور انہیں میدان عمل میں بھیجنا، لٹریچر کی اشاعت، قرآن کریم کی اشاعت، بیوت الذکر کی تعمیر، مشن ہاؤسز کی تعمیر، سکولوں کا قیام، ریڈیو سٹیشنز کا مختلف ممالک میں اجراء ہے جہاں سے دین کی تعلیم پھیلائی جاتی ہے، ہسپتالوں کا قیام اور اسی طرح دوسرے انسانی خدمت کے کام ہیں۔ غرضیکہ اسی طرح کے مختلف النوع کام ہیں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے تعلق رکھتے ہیں جو آج دنیا کے نقشے پر حقیقی دین کی تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر ان کاموں کی روح کو سمجھا ہے، فرمایا ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے نفس کی کنجوسی سے بچتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہونے کا ادراک حاصل کیا ہے جن کا شمار مفلحون میں ہے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں یہ خرچ کرنا، خرچ کرنے والوں کی فلاح کا ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ ادھار نہیں رکھتا، تمہاری مالی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ پیار کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کی قدر کرتا ہے، خدا تعالیٰ نہ صرف یہ کہ بڑھا چڑھا کر واپس کرتا ہے بلکہ تمہاری اس قربانی کی وجہ سے تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں مزید نیکیوں کی توفیق بخشے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد ایک تڑپ کے ساتھ قربانیاں کرتے ہیں اور پھر ایسے بھی بہت سے ہیں جو اس مالی قربانی کے بعد فوری طور پر اس تجربے سے بھی گزرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انہیں بڑھا کر واپس کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس پیار کے سلوک کا ان پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھے ہوئے مال کو پھر اسی کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ حضور انور نے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح ان کو قربانی کی توفیق ملی اور ان کی امیدوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ حصہ پانے والے بنے۔ فرمایا کہ ان واقعات کو دیکھ کر جہاں خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی ظاہر ہوتی ہے وہاں حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقف جدید کی تحریک بیرون از پاکستان ممالک میں افریقہ و بھارت کی ضروریات کو خاص طور پر پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت افریقہ کے 18 ممالک میں 95 بیوت الذکر زیر تعمیر ہیں۔ افریقہ کے علاوہ بھی دنیا میں یہ کام ہو رہا ہے۔ اس وقت افریقہ سمیت 25 ممالک ہیں جہاں اس سال میں 204 نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئی ہیں اور 184 مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ یورپ اور مغربی ممالک کا 80 فیصد چندہ وقف جدید افریقن ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔ حضور انور نے گزشتہ سالوں میں نئے بیعت کرنے والوں کے ساتھ مستقل مضبوط رابطہ قائم کرنے کی افراد جماعت کو تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اگر نومبائعین کو چندوں کے نظام میں لایا جائے تو پھر ہی مضبوط رابطہ بھی رہتا ہے اور ایمان میں مضبوطی کے ساتھ نظام جماعت سے تعلق بھی قائم ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے یہ کہا تھا کہ تحریک جدید اور وقف جدید میں نئے آنے والوں کو بھی شامل کریں۔ آئندہ سال افراد کو شامل کرنے کا ٹارگٹ نئے سرے سے جماعتوں کو وکالت مال کے ذریعہ سے ملے گا۔ اس طرف بھرپور توجہ دیں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخراجات کی فکر نہیں کہ وہ کس طرح پورے ہوں گے، اللہ تعالیٰ وہ پورے کرے گا، یہ اس کا وعدہ ہے۔ ہمیں قربانیوں کی روح اپنے اندر پیدا کرنے والے زیادہ سے زیادہ چاہئیں اور اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے عہدیداران دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔

حضور انور نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ وقف جدید کا 57 واں سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اختتام پذیر ہوا اور 58 واں سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کو اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں 62 لاکھ 9 ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے 7 لاکھ 31 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان سرفہرست ہے، اس کے بعد برطانیہ، امریکہ اور پھر جرمنی ہے۔ فرمایا کہ وقف جدید میں شاملین کی تعداد 11 لاکھ 29 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ حضور انور نے پاکستان، مغربی ممالک، افریقہ اور انڈیا کی جماعتوں کا اندرونی جائزہ بھی پیش فرمایا۔ آخر پر حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کی تحریک کی اور فرمایا کہ دنیا کے فسادوں سے بچنے کے لئے دعا کریں، درود شریف ان دنوں میں کثرت سے پڑھنے کی طرف توجہ دیں اور دنیا میں امن قائم کرنے اور امن پھیلانے کے لئے عملی کوششیں بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو فسادوں کی صورت سے نجات دے اور یہ فساد کی صورت جلد امن میں بدل جائے۔ آمین

ذیلی تنظیموں میں چندہ تحریک جدید کے دفاتر کی تقسیم

دفتر اول: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1946ء میں انصاراللہ کے سپرد کیا۔

دفتر دوئم: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1950ء میں خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا۔

دفتر سوئم: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں لجنہ اماء اللہ کے سپرد کیا۔

دفتر چہارم: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1993ء میں انصاراللہ کے سپرد کیا۔

(مطبوعہ الفضل مورخہ 11 نومبر 1993ء)

دفتر پنجم: کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004ء میں فرمایا۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

☆..........☆..........☆

مقابلہ مضمون نویسی

(مجلس انصاراللہ پاکستان)

مجلس انصاراللہ پاکستان کے اس خصوصی سال میں قیادت تعلیم کے تحت انصار کے مابین ہر سہ ماہی میں مقابلہ مضمون نویسی ہوگا۔ پہلی سہ ماہی کا عنوان ''مجلس انصاراللہ کے اغراض ومقاصد'' مقرر کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ انصار کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ مرکز میں مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 مارچ 2015ء مقرر کی گئی ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

مالی قربانی سے خوف نہ کھائیں اللہ فضل فرمائے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی کا معیار بہت اعلیٰ ہے، بہت سے ایسے ہیں جو بعض اوقات اپنے اوپر بوجھ بھی ڈال کے چندے ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ کیونکہ میں آج لازمی چندہ جات کی بات کر رہا ہوں اس لئے یہ واضح کر دوں کہ یہ جو چندہ جات ہیں ان تحریکات کی ادائیگیوں کا اثر آپ کے لازمی چندہ جات پر نہیں ہونا چاہئے۔ وہ اپنی جگہ ادا کریں اور یہ زائد تحریکات کے وعدوں کو اپنی جگہ ادا کریں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ بھی آپ پر..... بے انتہا فضل فرمائے گا۔ کسی قسم کا خوف نہیں ہونا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں، اس کے دین کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے کس قدر خوشخبری فرمائی ہے۔ ہر خوف خدا رکھنے والے کو اپنی عاقبت کی عموماً فکر ہوتی ہے کہ پتہ نہیں نہ جانے کیا سلوک ہوگا۔ تو آپؐ نے چندہ ادا کرنے والوں کو اس فکر سے آزاد کر دیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ: ''قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہیں گے''۔ (مسند احمد بن حنبل) یعنی کہ جو بھی آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے قیامت کے دن تک اس کے سائے میں آپ رہیں گے۔ لیکن یہ بھی دوسری جگہ فرما دیا کہ انفاق سبیل اللہ دکھاوے کے لئے نہ ہو بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کا پیار حاصل کرنے کی خاطر ہی قربانیوں کی توفیق دے۔

ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور وغیرہ بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر یا ایک معین تعداد ہونے تک پر زکوٰۃ ہے۔ پھر بنک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اب ہر عورت کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے۔ اور بعض عورتیں بلکہ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں، جن کی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر ان کے پاس زیور ہے، اس کی بھی شرح کے لحاظ سے مختلف فقہاء نے بحث کی ہوئی ہے۔ باون تولے چاندی تک کا زیور ہے یا اس کی قیمت کے برابر اگر سونے کا زیور ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اور اڑھائی فی صد اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے اس کی قیمت کے لحاظ سے۔ اس لئے اس طرف بھی عورتوں کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ بعض جگہ یہ بھی ہے کہ کسی غریب کو پہننے کے لئے زیور دے دیا جائے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوتی لیکن آج کل اتنی ہمت کم لوگ کرتے ہیں کسی کو دیں کہ پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہو۔ اس لئے چاہئے کہ جو بھی زیور ہے، چاہے خود مستقل پہنتے ہیں یا عارضی طور پر کسی غریب کو پہننے کے لئے دیتے ہیں احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔

(روزنامہ الفضل 24۔ اگست 2004ء)

کشتی نوح کا بار بار مطالعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا۔ جس سے وہ خود محروم ہے کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ قد افلح من زکٰھا (الشمس:10)

(ملفوظات جلد دوم ص 541)

دے سکوں ہمیں خدا

ایک بار یوں ہوا
کہیں بھی زیر آسماں
خطۂ زمین پر
فصل گل نہ آ سکی
دیکھتے ہی یہ سماں
تتلیوں کے کارواں
اک سکول کی طرف
ہو گئے رواں دواں
کہ پھول تو وہاں بھی ہیں
مہک رہا ہے اک جہاں
مگر وہاں تھا یہ سماں
چل رہی تھیں گولیاں
دُور تک تھا گونجتا
شور نالہ و فغاں
ہائے باپ ہائے ماں
الحفیظ و الاماں
گِر رہے پھول سب
اُڑ رہی تھیں پتیاں
تتلیوں کے پر جلے
مر رہی تھیں تتلیاں

فصل گل چلی گئی
رہ گئی مگر خزاں
اشک اشک زندگی
زخم زخم گلستاں
لہو لہو کتاب گل
ورق ورق دھواں دھواں
کئی چراغ بجھ گئے
مگر رُکی نہ سسکیاں
چشمِ دل سے دیکھئے
اِدھر اُدھر ہے نوحہ خواں
رنگ و نور کی طرح
اب بھی روحِ کم سناں
مانگتی ہے اک دعا
دے سکوں ہمیں خدا
شبِ سیاہِ ظلم کی
اب رکیں یہ آندھیاں
پھر سے پُر بہار ہو
یہ ہمارا گلستاں

مبارک احمد عابد

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعودکی تحریرات وارشادات کے حوالہ سے آپ کی قبولیت دعا کے بعض واقعات اورنشانات کا ایمان افروز تذکرہ

خدا ایسا رحیم وکریم ہے کہ جب اپنی مصلحت سے کوئی ایک دعا منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض کوئی اور دعا منظور کر لیتا ہے

ایک سخت اور خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے جو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں ظاہر ہوگی اور نہایت پریشان کرے گی

قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے ☆ بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

نواب علی محمد خان کے امور معاش کھلنے کے متعلق دعا کی قبولیت کی خبر دی گئی۔ ایک اور معاملہ میں ان کا خط آنے کی پیشگی اطلاع ملی

اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کو نشان دکھا کر یقینی معرفت عطا فرماتا ہے اور اس برکت سے عجیب عجیب نشانات اور معجزات ظاہر ہوتے ہیں

مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ اسی طرح مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش قادیان اور مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 نومبر 2014ء بمطابق 21 نبوت 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اس وقت میں حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات اور تحریرات پیش کروں گا جن میں آپ نے قبولیت دعا کے واقعات بیان کئے ہیں۔ یہ چند واقعات ہیں۔ ان میں نشانات کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا بھی ذکر فرمایا ہے اور نصیحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں مجھے بھیجا ہے، اپنے فرستادہ کو بھیجا ہے۔ اس کی باتوں کو سنو کہ اسی میں برکت ہے اور اس سلسلے کی ترقی خدا تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے اور اس کے ماننے سے ہی انسانیت کی بقا ہے۔

ایک جگہ نواب علی محمد خان صاحب رئیس لدھیانہ کے ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نواب علی محمد خان صاحب مرحوم رئیس لدھیانہ نے میری طرف خط لکھا کہ میرے بعض امور معاش بند ہو گئے ہیں آپ دعا کریں کہ تا وہ کھل جاویں۔ (کچھ کاروباری پریشانیاں تھیں۔ فرماتے ہیں) جب میں نے دعا کی تو مجھے الہام ہوا کہ کھل جائیں گے۔ میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دے دی۔ پھر صرف دو چار دن کے بعد وہ وجوہ معاش کھل گئے (ان کے کاروبار میں یا ان کے کام میں کمی کی جو وجہ بنی تھی وہ دور ہو گئی۔ فرمایا کہ میں نے بذریعہ خط ان کو اطلاع دی۔ وہ دو چار دن میں کھل گئے) اور ان کو بشدت اعتقاد ہو گیا۔ (حضرت مسیح موعود پہ ان کا جو اعتقاد تھا مزید پختہ ہو گیا) پھر ایک دفعہ انہوں نے بعض اپنے پوشیدہ مطالب کے متعلق میری طرف ایک خط روانہ کیا اور جس گھڑی انہوں نے خط ڈاک میں ڈالا اسی گھڑی مجھے الہام ہوا کہ اس مضمون کا خط ان کی طرف سے آنے والا ہے۔ تب میں نے بلا توقّف ان کی طرف یہ خط لکھا کہ اس مضمون کا خط آپ روانہ کریں گے۔ دوسرے دن وہ خط آ گیا اور جب میرا خط ان کو ملا تو وہ دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ یہ غیب کی خبر کس طرح مل گئی کیونکہ میرے اس راز کی خبر (انہوں نے یہ سوچا کہ ان کے اس راز کی خبر) کسی کو نہ تھی اور ان کا اعتقاد اس قدر بڑھا کہ محبت اور ارادت میں فنا ہو گئے اور انہوں نے ایک چھوٹی سی یادداشت کی کتاب میں وہ دونوں نشان متذکرہ بالا درج کر دیئے اور ہمیشہ ان کو پاس رکھتے تھے۔ (حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ) جب میں پٹیالہ میں گیا اور جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ جب وزیر سید محمد حسن صاحب کی ملاقات ہوئی تو اتفاقاً سلسلہ گفتگو میں وزیر صاحب اور نواب صاحب کا میرے خوارق اور نشانوں کے بارہ میں کچھ تذکرہ ہوا۔ تب نواب صاحب مرحوم نے ایک چھوٹی سی کتاب اپنی جیب میں سے نکال کر وزیر صاحب کے سامنے پیش کر دی اور کہا کہ میرے ایمان اور ارادت کا باعث تو یہ دو پیشگوئیاں ہیں جو اس کتاب میں درج ہیں اور جب کچھ مدت کے بعد ان کی موت سے ایک دن پہلے میں ان کی عیادت کے لئے لدھیانہ میں ان کے مکان پر گیا تو وہ بواسیر کے مرض سے بہت کمزور ہو رہے تھے۔ اور بہت خون آ رہا تھا۔ اس حالت میں وہ اٹھ بیٹھے اور اپنے اندر کے کمرہ میں چلے گئے اور وہی چھوٹی کتاب لے آئے اور کہا کہ یہ مَیں نے بطور حرز جان رکھی ہے اور اس کے دیکھنے سے میں تسلی پاتا ہوں اور وہ مقام دکھلائے جہاں دونوں پیشگوئیاں لکھی ہوئی تھیں۔ پھر جب قریب نصف کے یا زیادہ رات گزری تو وہ فوت ہو گئے۔" یہ نشان اب بھی ہیں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ "میں یقین رکھتا ہوں کہ اب تک (یہ باتیں جو انہوں نے اپنی ڈائری میں لکھی تھیں) ان کے کتب خانہ میں وہ کتاب ہوگی"۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 258-257)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: چند سال ہوئے ہیں کہ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تاجر مدراس جو اول درجہ کے مخلص جماعت میں سے ہیں قادیان میں آئے تھے اور ان کی تجارت کے امور میں کوئی تفرقہ اور پریشانی واقع ہو گئی تھی۔ انہوں نے دعا کے لئے درخواست کی۔ تب یہ الہام ہوا جو ذیل میں درج ہے۔

قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

اس الہامی عبارت کا یہ مطلب تھا کہ خدا تعالیٰ ٹوٹا ہوا کام بنا دے گا۔ مگر پھر کچھ عرصہ کے بعد بنا بنایا توڑ دے گا۔ (فرماتے ہیں کہ) چنانچہ یہ الہام قادیان میں ہی سیٹھ صاحب کو سنایا گیا اور تھوڑے دن ہی گزرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے تجارتی امور میں رونق پیدا کر دی۔ (کام ان کے بحال ہو گئے اور بڑی ہی کشائش پیدا ہو گئی۔ فرمایا کہ) اور ایسے اسباب غیب سے پیدا ہوئے کہ فتوحات مالی شروع ہو گئیں (بے انتہا مالی کشائش پیدا ہوئی) اور پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ بنا بنایا کام ٹوٹ گیا۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 260-259)

الہام کے مطابق پہلے تو کاروبار میں ترقی ہوئی اور پھر کچھ عرصے کے بعد آہستہ آہستہ اس میں خرابی پیدا ہونی شروع ہوئی اور پھر کاروبار خراب ہو گیا۔

پھر آپ ایک جگہ اپنے بارے میں ہی فرماتے ہیں کہ: "مجھے دو بیماریاں مدّت دراز سے تھیں۔ ایک شدید دردسر جس سے میں نہایت بیتاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے (بڑی شدید سردرد ہوتی تھی۔ فرمایا) اور یہ مرض قریباً پچیس برس تک دامنگیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا (یعنی چکروں کی تکلیف بھی ہو گئی) اور طبیبوں نے لکھا کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی

ہوتی ہے۔(دورے پڑتے ہیں مرگی کے۔فرماتے ہیں کہ) چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر قریباً دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع میں مبتلا ہو گئے (یعنی مرگی کے دورے ان کو پڑنے لگ گئے) اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا۔لہٰذا میں دعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ ان امراض سے مجھے محفوظ رکھے۔ایک دفعہ عالم کشف میں مجھے دکھائی دیا کہ ایک بلا سیاہ رنگ چار پائے کی شکل پر جو بھیڑ کے قد کی مانند اس کا قد تھا (سیاہ رنگ کی بلا تھی۔جانور کی شکل کی طرح تھی اور بھیڑ کے مطابق قد تھا۔) اور بڑے بڑے بال تھے اور بڑے بڑے پنجے تھے میرے پر حملہ کرنے لگی اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی صرع ہے۔(یعنی مرگی کی بیماری ہے)۔تب مَیں نے اپنا داہنا ہاتھ زور سے اس کے سینہ پر مارا اور کہا کہ دُور ہو تیرا مجھ میں حصہ نہیں۔تب خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ بعد اس کے وہ خطرناک عوارض جاتے رہے اور وہ درد شدید بالکل جاتی رہی۔صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے (یعنی کبھی کبھی چکروں کی تکلیف ہوتی ہے) تا دو زرد چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آوے۔(مسیح موعود کے بارے میں یہ بھی پیشگوئی ہے کہ وہ دو زرد چادروں میں ہوگا اور دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں۔پہلی تو یہی فرمائی۔چکروں کی تکلیف۔فرمایا)''دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے۔جیسا کہ اس نشان کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے (یعنی ٹیسٹ کرنے سے) بول میں شکر پائی گئی۔ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربہ کے رو سے انجام ذیابیطس کا یا تو نزول الماء ہوتا ہے (آنکھوں کی بیماری ہو جاتی ہے) اور یا کاربنکل یعنی سرطان کا پھوڑا نکلتا ہے جو مہلک ہوتا ہے۔سو اسی وقت نزول الماء کی نسبت مجھے الہام ہوا۔(یعنی آنکھوں کی بیماری کے متعلق الہام ہوا کہ) (-)۔یعنی تین عضو پر رحمت نازل کی گئی آنکھ اور دو اور عضو پر۔اور پھر جب کاربنکل کا خیال میرے دل میں آیا تو الہام ہوا۔اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔سو ایک عمر گزری کہ مَیں ان بلاؤں سے محفوظ ہوں''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 376-377)

یہاں ذیابیطس یعنی شوگر کی بیماری کا ذکر ہوا۔گزشتہ دنوں ایک عرب احمدی نے خط لکھ کر پوچھا کہ جب حضرت مسیح موعود کو شوگر تھی تو پھر اتنے زیادہ روزے کیوں رکھے۔یہ جو حضرت مسیح موعود اپنی بیماری کا ذکر فرما رہے ہیں یہ 1907ء میں فرمایا اور جہاں روزوں کا ذکر ہے وہاں دعوے سے بہت پہلے جوانی میں روزوں کا ذکر ہے۔بلکہ آپ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ میں نے جو لگاتار روزے رکھے تھے وہ جوانی میں رکھے تھے اور چالیس سال کے بعد تو ویسے بھی انسان کمزور ہو جاتا ہے۔اتنے میں رکھ نہیں سکتا تھا۔اور اس وقت جو میری حالت تھی اس میں مجھ میں اتنی طاقت تھی کہ اگر میں چاہتا تو چار سال تک بھی روزے رکھ سکتا تھا۔(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 257۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) تو بہرحال یہ جو شوگر ہے، یہ شوگر بعد میں شروع ہوئی۔اور یہ جوانی کی بات ہے جب آپ نے لگاتار چھ مہینے روزے رکھے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری کے بارے میں ایک (جگہ) بیان فرماتے ہیں۔ان کا ذکر گزشتہ خطبے میں حضرت مصلح موعود کے حوالے سے ہوا تھا کہ جب ان کی وفات ہوئی ہے تو حضرت مصلح موعود کو بڑا صدمہ پہنچا تھا۔بہرحال ان کا ایک بڑا مقام تھا۔حضرت مسیح موعود ان کی بیماری کے دوران ان کے لئے دعا بھی کرتے رہے اور اسی بارے میں ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:''سال گزشتہ میں یعنی 11/اکتوبر 1905ء کو (بروز چارشنبہ) ہمارے ایک مخلص دوست یعنی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اسی بیماری کاربنکل یعنی سرطان سے فوت ہو گئے تھے۔ان کے لئے بھی میں نے بہت دعا کی تھی مگر ایک بھی الہام ان کے لئے تسلی بخش نہ تھا بلکہ بار بار یہ الہام ہوتے رہے کہ 1۔کفن میں لپیٹا گیا۔2۔47 برس کی عمر (-)۔3۔(-)۔یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے۔جب اس پر بھی دعا کی گئی تب الہام ہوا۔4۔(-)۔5۔(-)۔یعنی اے لوگو! تم اس خدا کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے یعنی اسی کو اپنے کاموں کا کارساز سمجھو اور اس پر توکّل رکھو۔کیا تم دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔اس میں یہ اشارہ تھا کہ کسی کے وجود کو ایسا ضروری سمجھنا کہ اس کے مرنے سے نہایت درجہ حرج ہوگا ایک شرک ہے اور اس کی زندگی پر نہایت درجہ زور لگا دینا ایک قسم کی پرستش ہے۔اس کے بعد مَیں خاموش ہو گیا اور سمجھ لیا کہ اس کی موت قطعی ہے۔چنانچہ وہ گیارہ اکتوبر 1905ء کو بروز چارشنبہ بوقت عصر اس فانی دنیا سے گزر گئے۔وہ درد جو اُن کے لئے دعا کرنے میں میرے دل پر وارد ہوا تھا خدا نے اس کو فراموش نہ کیا اور چاہا کہ اس ناکامی کا ایک اور کامیابی کے ساتھ تدارک کرے۔اس لئے اس نشان کے لئے سیٹھ عبدالرحمٰن کو منتخب کر لیا۔اگرچہ خدا نے عبدالکریم کو ہم سے لے لیا تو عبدالرحمٰن کو دوبارہ ہمیں دے دیا۔وہی مرض ان کے دامنگیر ہو گئی آخر وہ اسی بندہ کی دعاؤں سے شفایاب ہو گئے۔(فرماتے ہیں کہ) میرا صدہا مرتبہ کا تجربہ ہے (سینکڑوں مرتبہ تجربہ کیا ہے) کہ خدا ایسا کریم و رحیم ہے کہ جب اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض میں کوئی اور دعا منظور کر لیتا ہے (یہاں دعا کی جو روح ہے، جو فلاسفی ہے اس کا بھی پتا لگ گیا۔بعض لوگ کہتے ہیں جی ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔تو نبیوں کی بھی دعائیں بعض دفعہ اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے تو قبول نہیں ہوتیں لیکن اس کے مقابلے میں دوسری دعا قبول ہو جاتی ہے۔تو فرمایا کہ) ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض میں کوئی اور دعا منظور کر لیتا ہے جو اس کے مثل ہوتی ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔مَا نَنْسَخْ (-)(البقرۃ:107)''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 339-340)

یعنی جس کسی نشان کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسا نشان ہم اس دنیا میں لے آتے ہیں۔کیا تُو جانتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر پر جس کا وہ ارادہ کرے پورا قادر ہے۔

اب یہ آیت غیر (از جماعت) تو اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ اس سے قرآن کریم کی بعض آیات منسوخ کی گئی ہیں حالانکہ اس کے بڑے وسیع معنی ہیں، مختلف معنی ہیں۔آپ یہاں بھی اس کو چسپاں کر رہے ہیں۔مطلب یہ ہے کہ جب کوئی نشان بھلا دیتے ہیں تو کوئی اور نشان اس کے مقابلے میں آ جاتا ہے۔اگر ایک نشان ختم ہوتا ہے تو دوسرا نشان آ جاتا ہے۔یا پھر یہ بھی اس کی تشریح ہے کہ پرانی شریعتوں کو منسوخ کیا تو اس کے بدلے میں، مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے نئی شریعت قرآن کریم دے دی جو دائمی رہنے والی ہے۔

پھر اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر قرآن کریم کی جو پیشگوئیاں ہیں ان میں سے ایک پیشگوئی جو سواری کے متعلق ہے۔اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ایک نئی سواری کا نکلنا ہے جو مسیح موعود کے ظہور کی خاص نشانی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے (-)(التکویر:05)۔یعنی آخری زمانہ وہ ہے جب اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی اور ایسا ہی حدیث مسلم میں ہے (-) یعنی اس زمانہ میں اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی اور کوئی ان پر سفر نہیں کرے گا۔ایّام حج میں مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کی طرف اونٹنیوں پر سفر ہوتا ہے۔اب وہ دن بہت قریب ہے کہ اس سفر کے لئے ریل تیار ہو جائے گی تب اس سفر پر یہ صادق آئے گا کہ (-)۔'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 205-206)

ابھی تک لوگ یہی کہتے ہیں کہ جی وہاں تو ریلوے نہیں ہے۔لیکن وہاں ایک پراجیکٹ ہے جو اب شروع ہوا اور ان کا خیال ہے کہ 2015ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ریلوے لائن بن رہی ہے اور یہ بڑی فاسٹ ٹرین ہوگی۔تو نبی کے منہ سے جو باتیں نکلی ہوتی ہیں وہ پوری تو اللہ تعالیٰ کرتا ہے چاہے بعض دفعہ وہ کچھ وقت کے بعد وہ پوری ہوں لیکن بہرحال سواریاں تو بیکار وہاں ہوئیں کیونکہ اس کی جگہ بسیں اور کاریں استعمال ہو رہی تھیں۔لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ریلوے لائن بھی اب بچھ رہی ہے۔کام ہو رہا ہے اور وہ بھی شروع ہو جائے گی۔

پھر (دین) کے ایک دشمن جس کی بدزبانیوں کی وجہ سے آپ نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کو پکڑے۔اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آپ نے اس کے انجام کا اعلان کیا۔اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ڈپٹی عبداللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی ہے جو بہت صفائی سے پوری ہوگئی ہے اور یہ دراصل دو پیشگوئیاں تھیں۔اوّل یہ کہ وہ پندرہ مہینے کے اندر مر جائے گا۔دوسری یہ کہ اگر وہ اپنے کلام سے باز آ جائے گا جو اس نے شائع کیا......تو پندرہ مہینے کے اندر نہیں مرے گا اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔موت کی

پیشگوئی اس بنا پر تھی کہ آتھم نے اپنی ایک کتاب 'اندرونہ بائبل' نام میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی گستاخی کی تھی) اور یہ سچ ہے کہ پیشگوئی میں آتھم کے مرنے کے لئے پندرہ مہینے کی میعاد تھی۔ مگر ساتھ ہی یہ شرط تھی جس کے یہ الفاظ تھے کہ ''بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔'' مگر آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کر لیا اور نہایت عاجزی سے زبان نکال کر اور دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ کر دجّال کہنے سے ندامت ظاہر کی۔ اس بات کے گواہ نہ ایک نہ دو بلکہ ساٹھ یا ستّر آدمی ہیں۔ جن میں سے نصف کے قریب عیسائی ہیں اور نصف کے قریب مسلمان۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ پچاس کے قریب اب تک ان میں سے زندہ ہوں گے جن کے رُوبرو آتھم نے ...... رجوع کیا اور پھر مرتے وقت تک ایسا لفظ منہ پر نہیں لایا......۔

(اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے بعض اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔)

اگر وہ چاہیں تو آتھم کے رجوع پر میں چالیس آدمی کے قریب گواہ پیش کر سکتا ہوں اور اسی وجہ سے اس نے قسم بھی نہ کھائی حالانکہ تمام عیسائی قسم کھاتے آئے ہیں اور حضرت مسیح نے خود قسم کھائی اور ہمیں اس بحث کو طول دینے کی ضرورت نہیں۔ آتھم اب زندہ موجود نہیں۔ گیارہ برس سے زیادہ عرصہ گزرا کہ وہ مر چکا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 221 تا 223)

یہ آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرما رہے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود یہ بیان فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی برکات انسانوں کی طاقت سے بہت برتر ہیں اور ماننے والوں کو نشان دکھا کر وہ یقینی معرفت عطا فرماتا ہے۔ اور پھر اس برکت سے معجزات ظہور میں آتے ہیں۔ بڑے عجیب عجیب نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔

(ماخوذ از چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 402)

آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں ان قرآنی برکات کو قصے کے طور پر بیان نہیں کرتا۔ (قرآن کریم کی جو برکتیں ہیں وہ صرف قصہ کہانیاں نہیں ہیں) بلکہ مَیں وہ معجزات پیش کرتا ہوں جو مجھ کو خود دکھائے گئے ہیں۔ وہ تمام معجزات ایک لاکھ کے قریب ہیں بلکہ غالباً وہ ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ خدا نے قرآن شریف میں فرمایا تھا کہ جو شخص میرے اس کلام کی پیروی کرے وہ نہ صرف اس کتاب کے معجزات پر ایمان لائے گا بلکہ اس کو بھی معجزات دیئے جائیں گے۔ سو میں نے بذاتِ خود وہ معجزات خدا کے کلام کی تاثیر سے پائے جو انسانوں کی طاقت سے بلند اور محض خدا کا فعل ہیں۔ وہ زلزلے جو زمین پر آئے۔ اور وہ طاعون جو دنیا کو کھا رہی ہے۔ (اس زمانے میں بہت شدید طاعون تھی) وہ انہیں معجزات میں سے ہیں جو مجھ کو دیئے گئے۔ میں نے ان آفات کے نام و نشان سے پچیس برس پہلے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ان حوادث کی خبروں کو بطور پیشگوئی شائع کر دیا تھا کہ یہ آفتیں آنے والی ہیں سو وہ تمام آفات آ گئیں اور ابھی بس نہیں بلکہ آنے والی آفات ان آفات سے بہت زیادہ ہیں۔ (ابھی تو بہت ساری آفتیں آنی ہیں) اور بعض نئی وبائیں بھی ہیں جو پہلے اس سے کبھی اس ملک میں ظاہر نہیں ہوئیں اور وہ ڈرانے والی اور دہشت ناک ہیں اور ایک سخت اور خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے جو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں ظاہر ہو گی اور نہایت پریشان کرے گی۔'' (پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ یہ نشانات بند نہیں ہوئے۔ فرمایا) ''ایک سخت اور خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے جو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں ظاہر ہو گی اور نہایت پریشان کرے گی۔ شاید اب کے سال یا دوسرے سال میں اور ایک زلزلہ بھی آنے والا ہے جو ناگہانی طور پر آئے گا اور سخت آئے گا''۔ (اور اب دنیا کے جو عمل ہیں اور جس طرح خدا سے دُور ہٹ رہے ہیں اور نہ صرف دُور ہٹ رہے ہیں بلکہ ظلم بھی کر رہے ہیں۔ ان آفات کو پھر بلانے کے لئے خود ان کے عمل جلدی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور احمدیوں کو دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے عملوں کو درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ) ''معلوم نہیں کہ کسی حصہ ملک میں یا عام ہو گا۔ اگر دنیا کے لوگ خدا سے ڈریں تو یہ آفات ٹل بھی سکتی ہیں کیونکہ خدا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ وہ اپنے حکموں کو جاری بھی کر سکتا ہے اور ٹال بھی سکتا ہے مگر بظاہر کچھ امید نہیں کہ لوگ خدا سے ڈریں کیونکہ دل حد سے زیادہ سخت ہو گئے ہیں اور مجھے ان پیشگوئیوں کے پیش از وقت سنانے کی وجہ سے ان کے متنبہ ہونے کی کچھ توقع نہیں۔ اور بجز اس کے کوئی امید نہیں کہ ٹھٹھا کیا جائے گا اور یا گالیاں دی جائیں گی اور یا ہم اس بات سے متہم کئے جائیں گے (ہمیں الزام دیا جائے گا) کہ لوگوں میں تشویش پھیلاتا ہے''۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 403)

یہ نہیں کہ جو غیر دنیا ہے بلکہ (-) کا اپنا حال بھی یہی ہے کہ (-) ملکوں میں بعض خاص طور پہ خدا سے دُور ہو رہے ہیں اور جس طرح آپ نے فرمایا کہ جو کہہ رہا ہے صحیح رستے پر چلو اس سے ہنسی ہو گی، ٹھٹھا ہو گا اور اس پر یہ کہا جائے گا کہ یہ فساد پھیلانے کی یا تشویش پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے......۔

پھر (-) کو جہالت سے بچنے، اللہ تعالیٰ کی آواز کو سننے، اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنانے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اس وقت (دین) جس چیز کا نام ہے اس میں فرق آ گیا ہے۔ تمام اخلاق ذمیمہ بھر گئے ہیں۔ (یعنی برے اخلاق بھر گئے ہیں) اور وہ اخلاص جس کا ذکر مُخْلِصِیْنَ ...... میں ہوا ہے آسمان پر اٹھ گیا ہے۔ (کوئی اخلاص نہیں رہا۔) خدا تعالیٰ کے ساتھ صدق، وفاداری، اخلاص، محبت اور خدا پر توکل کالعدم ہو گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ پھر نئے سرے سے ان قوتوں کو زندہ کرے۔ وہ خدا جو ہمیشہ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کرتا رہا ہے اس نے ارادہ کیا ہے اور اس کے لئے کئی راہیں اختیار کی گئی ہیں۔ ایک طرف مامور کو بھیج دیا گیا جو نرم الفاظ میں دعوت کرے اور لوگوں کو ہدایت کرے۔ (یعنی اپنے آنے کے بارے میں فرما رہے ہیں) دوسری طرف علوم و فنون کی ترقی ہے اور عقل آتی جاتی ہے......۔ (یعنی ذہن مزید کھل رہے ہیں۔ علوم و فنون کی ترقی ہو رہی ہے۔ فرمایا) ......اتمامِ حجت کے لئے آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے۔ (بہت سارے نشانات جو آپ کے زمانے میں بھی، طوفانوں کے بھی، چاند سورج گرہن کے بھی، زلزلوں کے بھی ظاہر ہوئے۔ پھر فرمایا:) ......اور پھر قہری نشانات کا سلسلہ بھی رکھا گیا ہے جن میں سے طاعون کا بھی ایک نشان ہے اور اب جو اس شدت سے پھیل رہی ہے۔ (اس زمانے میں جو تھی کبھی گزشتہ نسلوں نے نہ دیکھی ہو گی) اور بہت سے لوگ ہیں جو ان نشانات اور آیات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کوئی دن نہیں جاتا کہ لوگ بذریعہ خطوط یا خود حاضر ہو کر داخل بیعت نہیں ہوتے۔ اگرچہ دنیا میں فسق و فجور اور شوخی و آزادی اور خودرَوی بہت بڑھ گئی ہے تاہم یہ لوگ جو ہمارے سلسلے میں آتے ہیں یہ بھی اسی جماعت میں سے نکل نکل کر آتے ہیں۔ (انہی لوگوں میں سے آ رہے ہیں۔) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سعید بھی انہی میں ملے ہوئے ہیں۔ (یعنی نیک فطرت لوگ بھی ان میں موجود ہیں۔ یہی نہیں کہ سارے بگڑے ہوئے ہیں) خدا تعالیٰ ان لوگوں کو نکال لے گا اور ان کو سمجھ دے گا اور کچھ طاعون کا نشانہ ہو جائیں گے۔ اسی طرح پر دنیا کا انجام ہو گا اور اتمامِ حجت ہو گی۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 352 تا 354۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ نے فرمایا کہ پڑھے لکھے لوگ، سعید فطرت لوگ آ رہے ہیں اور اس کا تعلیم کی وجہ سے اثر ہے، دماغوں کے ذہنوں کے کھلنے کا اثر ہے جس کی وجہ سے وہ اس تعلیم کو سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے دعوے کو سمجھتے ہیں اور پھر اس کو قبول کرتے ہیں۔ اور ہر علاقے میں اور ہر طبقے میں ہر ملک میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں ہزاروں بلکہ اب تو لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔......

ایک ...... نے آ کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بڑی دلیری سے نشان مانگا کہ کیا نشان ہے مجھے دکھائیں، اپنی ماموریت کا بتائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ''ہر ایک مامور کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ دل میں ڈالا جاتا ہے وہ اس کی مخالفت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور یہی بالکل سچ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو دنیا میں مامور کر کے بھیجتا ہے تو اس کی تائید میں خارق عادت نشان بھی ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ اس جگہ بھی اس نے میری تائید کے لئے بہت سے نشان ظاہر کئے ہیں جن کو لاکھوں انسانوں نے دیکھا ہے اور وہ اس پر گواہ ہیں تاہم مَیں اپنے خدا پر کامل

یقین رکھتا ہوں کہ اس نے انہیں نشانوں پر حصر نہیں کیا۔ (یہی کافی نہیں ہوگئے) اور آئندہ اس سلسلے کو بند نہیں کیا۔ وقتاً فوقتاً وہ اپنے ارادے سے جب چاہتا ہے نشان ظاہر کرتا ہے۔ ایک طالب حق کے لئے وہ نشان تھوڑے نہیں ہیں مگر اس پر بھی اگر دل شہادت نہ دے۔ (یعنی جو نشانات ہو چکے ہیں فرمایا کہ وہ تھوڑے نہیں ہیں لیکن اگر اس پر بھی دل شہادت نہیں دیتا، مانتا نہیں ہے کہ ایک شخص واقعی طالب حق ہے اور صدق نیت سے اگر دل سے اس پر بھی شہادت نہ دے) کہ ایک شخص واقعی طالب حق ہے اور صدق نیت سے وہ نشان کا خواہشمند ہے تو ہم اس کے لئے توجہ کر سکتے ہیں۔ (اور تم صدق دل سے یہ سمجھتے ہو کہ حق کو تم نے ماننا ہے تو پھر بتاؤ۔ فرمایا کہ ہم توجہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے دعا کریں گے) اور اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں کہ کوئی امر ظاہر کر دے گا۔ لیکن اگر یہ بات نہ ہو اور خدا تعالیٰ کے پہلے نشانوں کی بے قدری کی جاوے اور انہیں ناکافی سمجھا جاوے تو توجہ کے لئے جوش پیدا نہیں ہوتا اور ظہورِ نشان کے لئے ضروری ہے کہ اس میں توجہ کی جاوے اور اقبال الی اللہ کے لئے جوش ڈالا جاوے۔ (مطلب اگر ان نشانوں کی بے قدری کر رہے ہو۔ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے تو پھر نہ تمہارے لئے نشان ظاہر ہوگا، نہ تمہارے لئے نشان ظاہر ہونے کے لئے کوئی دعا ہوگی۔ تمہارا انجام پھر بد ہی ہوگا۔ فرمایا کہ اگر ناکافی سمجھا جاوے تو توجہ کے لئے جوش پیدا نہیں ہوتا اور ظہورِ نشان کے لئے ضروری ہے کہ اس میں توجہ کی جاوے اور اقبال الی اللہ کے لئے جوش ڈالا جاوے۔) اور یہ تحریک اس وقت ہوتی ہے جب ایک صادق اور مخلص طلبگار ہو۔ (اگر طلب میں سچائی ہے۔ ماننے کی نیت ہے تب تو نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ صرف آزمانے کے لئے نہیں۔ پھر فرمایا کہ) یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ نشان عقلمندوں کے لئے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کے واسطے نشان نہیں ہوتے جو عقل سے کوئی حصہ نہیں رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نشانات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہدایت محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال نہ ہو اور وہ فضل نہ کرے تو خواہ کوئی ہزاروں ہزار نشان دیکھے ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور کچھ نہیں کر سکتا۔ پس جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ نشانات گزشتہ سے اس نے کیا فائدہ اٹھایا ہے، ہم آئندہ کے لئے کیا امید رکھیں۔ (فرمایا کہ) نشانات کا ظاہر ہونا یہ ہمارے اختیار میں تو نہیں ہے اور نشانات کوئی شعبدہ باز کی چابک دستی کا نتیجہ تو نہیں ہوتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور مرضی پر موقوف ہے۔ اور وہ جب چاہتا ہے نشان ظاہر کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے۔...... کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر نشان صادر نہیں ہوئے تھے۔ اگر کوئی ایسا اعتقاد کرے تو وہ کافر ہے۔ آپ کے ہاتھ پر لاانتہا نشان ظاہر ہوئے...... لیکن اگر کوئی فائدہ نہ اٹھانا چاہے اور ان کو ردّی میں ڈالا جائے اور آئندہ خواہش کرے اس سے کیا امید ہو سکتی ہے؟ (یعنی کہ وہ پہلے نشانات تو نہ دیکھے اور مزید کی خواہش کرتا رہے تو اس سے کیا امید ہو سکتی ہے) وہ خدا تعالیٰ کے نشانات کی بے حرمتی کرتا ہے اور خود اللہ تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 445-444۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے تو بے شمار جگہ پر یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ قادیان میں آتے ہیں۔ غیر جو آتے ہیں غیر مذہب کے لوگ آتے ہیں ان کا آنا بھی نشان ہے کہ کس کس طرح آتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 10 صفحہ 219-218۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور پھر آپ نے فرمایا کہ بے شمار زمینی اور آسمانی نشان جن کا ذکر ہو چکا ہے ہوتے ہیں۔

اب آجکل دنیا کی جو توجہ پیدا ہو رہی ہے اور جماعت کا پیغام بھی سن رہے ہیں یہ بھی نشانوں میں سے ایک نشان ہے کہ میڈیا کی طرف کسی بھی بہانے سے کسی بھی وجہ سے توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ بہرحال نشانات تو ہر عقلمند کے لئے ہر روز ظاہر ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے اس سلسلہ کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ وہ خود فرماتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ جن لوگوں نے انکار کیا...... کیا یہ استقامت اور جرأت کسی کذاب میں ہو سکتی ہے۔ وہ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ جو شخص ایک غیبی پناہ سے بول رہا ہے وہی اس بات سے مخصوص ہے کہ اس کے کلام میں شوکت اور ہیبت ہو۔ اور یہ اسی کا جگر اور دل ہوتا ہے کہ ایک فرد تمام جہان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ...... دوست نہایت ہی بشّاش ہوں گے۔ کون ہے دوست؟ وہی جس نے نشان دیکھنے سے پہلے مجھے قبول کیا اور جس نے اپنی جان اور مال اور عزت کو ایسا فدا کر دیا ہے کہ گویا اس نے ہزارہا نشان دیکھ لئے ہیں۔ سو یہی میری جماعت ہے اور میرے ہیں جنہوں نے مجھے اکیلا پایا اور میری مدد کی اور مجھے غمگین دیکھا اور میرے غمخوار ہوئے۔ اور ناشناسا ہو کر پھر آشناؤں کا سا ادب بجا لائے۔ خدا تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو۔ اگر نشانوں کے دیکھنے کے بعد کوئی کھلی صداقت کو مان لے گا تو مجھے کیا اور اس کو اجر کیا (نشان دیکھ لیا تو پھر اجر کیسا) اور حضرت عزت میں اس کی عزت کیا۔ (اگر تو اللہ تعالیٰ پر یقین ہے اور سب کچھ پتا ہے کہ حالات ایسے ہیں اور پھر ماننا ہے تو تبھی اللہ تعالیٰ پر یقین ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حالات کے مطابق زمانے میں اپنے وعدے کے موافق اپنا فرستادہ بھیجا ہے۔ فرمایا) مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کی۔ تب اسی قدر قرائن سے خدا تعالیٰ نے ان کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہو گئے۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے (میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے) اور اپنے نفس کے ترک اور اخذ کے لئے مجھے حَکَم بناتا ہے (یعنی اپنے ذاتی خواہشات یا نفسانی خواہشات جو ہیں ان کو چھوڑنے اور لینے کے لئے مجھ سے فیصلہ لیتا ہے کہ میں کیا کہتا ہوں) اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور انانیت کی جلد سے باہر آ گیا ہے۔ (انانیت اس میں کوئی نہیں) مجھے آہ کھینچ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ کھلے نشانوں کے طالب وہ تحسین کے لائق خطاب اور عزت کے لائق مرتبے میرے خداوند کی جناب میں نہیں پا سکتے جو ان راستبازوں کو ملیں گے جنہوں نے چھپے ہوئے بھید کو پہچان لیا (جو نشانوں کے طالب ہیں وہ اعلیٰ قسم کے خطابات جو ہیں اور جو عزت والے مرتبے ہیں وہ نہیں پا سکتے۔ صرف وہی مرتبے پائیں گے جو ان راستبازوں کو ملیں گے جنہوں نے چھپے ہوئے بھید کو پا لیا، پہچان لیا) اور جو اللہ جلشانہٗ کی چادر کے تحت میں ایک چھپا ہوا بندہ تھا اس کی خوشبو ان کو آ گئی۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کو ابتدائی دور میں پہچانا) انسان کا اس میں کیا کمال ہے کہ مثلاً ایک شہزادہ کو اپنی فوج اور جاہ وجلال میں دیکھ کر پھر اس کو سلام کرے۔ باکمال وہ آدمی ہے جو گداؤں کے پیرائے میں اس کو پاوے اور شناخت کر لیوے۔ (شہزادے کو فقیروں کے لباس میں دیکھے اور پھر پہچان لے) مگر میرے اختیار میں نہیں کہ یہ زِیرکی کسی کو دوں۔ (یہ عقل کسی کو دوں)۔ ایک ہی ہے جو دیتا ہے۔ وہ جس کو عزیز رکھتا ہے ایمانی فراست اس کو عطا کرتا ہے۔ انہیں باتوں سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں اور یہی باتیں ان کے لئے جن کے دلوں میں کجی ہے زیادہ تر کجی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ (یہی باتیں ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینی ہے وہ ہدایت پا جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے، کجی ہے وہ اس میں اور بھی زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ) اب میں جانتا ہوں کہ نشانوں کے بارے میں مَیں بہت کچھ لکھ چکا ہوں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ بات صحیح راست ہے کہ اب تک تین ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ وہ امور میرے لئے خدا تعالیٰ سے صادر ہوئے ہیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں اور آئندہ ان کا دروازہ بند نہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 350-349)

اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے کہ وہ نشانوں کو سمجھنے والے بھی ہوں اور صرف نشانوں کا مطالبہ اپنی عقل اور خواہش کے مطابق کرنے والے نہ ہوں بلکہ وقت کی ضرورت اور زمانے کی آواز اور حالت جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی ضرورت کا اظہار کر رہی ہے، اس کو سنیں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کو تلاش کر کے ماننے والے بھی ہوں تا کہ اس دنیا میں فسادوں کا خاتمہ ہو سکے۔

آج ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان ابن مکرم

عبدالغفار صاحب مرحوم کا ہے۔ یہ 12 نومبر 2014ء کو نوے سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے (-)۔ آپ تین سو تیرہ درویشوں میں شامل تھے۔ تاریخ احمدیت میں ان کا درویشوں میں 189 نمبر ہے۔ اپریل 1925ء میں بمقام شادیوال گجرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ فوج میں بھرتی ہو گئے۔ ملازمت کو چار سال ہوئے تھے کہ حفاظت مرکز کے لئے حضرت مصلح موعود کی تحریک پر کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں قادیان آئے۔ 1947ء میں یہاں حاضر ہو گئے۔ (دعوت الی اللہ) کا بھی بڑا شوق تھا۔ سکھوں کو خاص طور پر (دعوت الیٰ اللہ) کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں آپ نے بہت نادر اور نایاب کتب اور حوالہ جات بھی جمع کئے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک خواب دیکھی تھی کہ ان کی عمر تقریباً نوے سال ہو گی۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ ان کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹی جو ہے وہ مکرم ظفراللہ پونتو صاحب جو انڈونیشیا کے مربی سلسلہ ہیں ان سے بیاہی ہوئی ہیں۔ ان کے بیٹے نے لکھا کہ درویشی کے دوران معمولی وظیفہ تھا پھر بھی محنت مزدوری کر کے اپنی بیوہ والدہ اور تین بہنوں کو گزارے کی رقم بھجوایا کرتے تھے کیونکہ یہ بھائی بہنوں میں بڑے تھے۔ ہمارے مربی کلیم طاہر صاحب ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ 1997ء کے رمضان میں قادیان گیا۔ اعتکاف بیٹھنے کا موقع ملا تو یہ وہاں میرے ساتھ تھے۔ کہتے ہیں دورانِ گفتگو کشمیری چائے کا ذکر ہو گیا کہ مجھے پسند ہے۔ اس کے بعد روزانہ ان کے گھر سے جو چائے آتی تھی اس کی تھرمس کہتے ہیں مجھے دے دیا کرتے تھے۔ پھر ان مربی صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تو یہ اس عرصے میں قادیان سے ربوہ گئے۔ وہاں جا کے کہتے ہیں کہ بڑے جذباتی رنگ میں میرے پاس آ کے طبیعت بھی پوچھی اور روتے بھی رہے۔ دعائیں بھی کرتے رہے۔ باوجود بیماری کے اور کمزوری کے نظر بھی کم آتا تھا، نظر خراب ہو گئی تھی آخری وقت تک (بیت) مبارک میں جا کر نماز ادا کیا کرتے تھے کہ مجھے یہیں سکون ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ان کے علاوہ دو اور درویش بھی ہیں جو چند ماہ پہلے فوت ہوئے تھے۔ ان کا جنازہ غائب تو پہلے پڑھا گیا تھا لیکن ذکر خیر نہیں ہوا تھا۔ ان کا بھی آج ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ احباب ان کو اور ان کی اولادوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان درویشوں نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہوئی ہیں۔ ایک لمبا عرصہ بڑی غربت میں، بڑے معمولی حالات میں، بڑے معمولی گزارے پر قادیان میں گزارا ہے اور شعائراللہ کی حفاظت کا حق ادا کیا ہے۔ ان میں سے ایک تو مرزا محمد اقبال صاحب ہیں جو مرزا آدم بیگ صاحب کے بیٹے تھے۔ یہ 11 جون 2014ء میں فوت ہوئے تھے (-)۔ ان کے دادا حضرت مرزا رسول بیگ صاحب (رفیق) تھے۔ نانا حضرت مرزا نیاز بیگ صاحب بھی (رفیق) تھے۔ یہ ابتدائی تین سو تیرہ (313) درویشان میں سے تھے۔ شفاخانہ قادیان میں لمبا عرصہ ڈینٹسٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ پھر دفاتر میں کارکن کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ نیک، عبادت گزار، ملنسار، مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ انتہائی بہادر، نڈر اور اچھے تیراک تھے۔ موصی تھے۔ اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔

پھر چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ ہیں۔ یہ 26 جولائی کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے (-)۔ آپ چوہدری نور علی صاحب چیمہ (رفیق) حضرت مسیح موعود کے بڑے بیٹے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے جب حفاظت مرکز کے لئے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تو چونکہ آپ برطانوی فوج میں رہ چکے تھے اس لئے آپ نے اپنی خدمات پیش کیں اور درویشی کی سعادت پائی۔ باوجود پیرانہ سالی کے لمبا عرصہ بیساکھی کے سہارے (بیت) میں نماز کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ مخلص، خوش مزاج، زندہ دل، شفیق اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف العمر اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ ایک بیٹے ان کے چوہدری منصور احمد چیمہ صاحب واقف زندگی ہیں اور قادیان میں ناظم جائیداد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اب نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

❁ مکرم صبغت اللہ صاحب کارکن وکالت وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ ماریہ عصمت صاحبہ بنت مکرم عصمت اللہ خان صاحب دارالفضل غربی فضل ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم ذیشان اظہر صاحب ولد مکرم ملک مظفر احمد صاحب آسٹریلیا کے ساتھ مبلغ دس ہزار آسٹریلین ڈالرز حق مہر پر مکرم حافظ قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 10 دسمبر 2014ء کو کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے مبارک اور بابرکت فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم نصیر احمد صفدر صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عطاء الحی صدیق صاحب ابن مکرم محمد صدیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ (Neuhof) جرمنی ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ اور قومہ کی حالت میں ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مرزا نعمان احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بھانجا حارث احمد مغل بعمر گیارہ سال ایک تکلیف دہ مرض میں عرصہ ڈیڑھ سال سے مبتلا ہے۔ علاج معالجہ جاری ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم مبارک احمد شاہد ڈوگر صاحب کارکن دفتر نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم طارق محمود اظہر صاحب کے بازو میں سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مشرف احمد بٹ صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم مبشر احمد بٹ صاحب ابن مکرم عبدالحمید بٹ صاحب مرحوم آف کنڈیارو مورخہ 31 دسمبر 2014ء کو بعمر 62 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ یکم جنوری 2015ء کو بعد از نماز عصر بیت مہدی گولبازار ربوہ میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ، دو بیٹیاں مکرمہ ماریہ جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم جاوید احمد سیٹھی صاحب ربوہ، مکرمہ ھبہ فرحان صاحبہ اہلیہ مکرم فرحان احمد صاحب آف جرمنی، دو بیٹے مکرم آصف احمد بٹ صاحب جرمنی اور مکرم ڈاکٹر نصیر محمد بٹ صاحب ربوہ چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر منور احمد بٹ صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بڑے بھائی اور 1974ء میں شہید ہونے والے مکرم رشید احمد بٹ صاحب کے بھتیجے تھے۔ مرحوم مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم نصیب احمد صاحب صدر محلّہ دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم محمد علی صاحب ولد مکرم میاں شیر محمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ چند روز بیمار رہنے کے بعد بعمر 76 سال مورخہ 4 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ والد صاحب بہت ہی سادہ طبیعت کے تھے اور سادگی سے زندگی بسر کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اسی دن بعد نماز مغرب مکرم عطاء المصور صاحب مربی سلسلہ نے دارالنصر وسطی میں مریم سکول کے سامنے والی گراؤنڈ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم کاشف محمود صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ والد مرحوم نے تین بیٹے خاکسار، مکرم محمود احمد صاحب دارالنصر شرقی نور، مکرم طاہر احمد صاحب جرمنی، تین بیٹیاں مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب ربوہ، مکرمہ شہناز اختر صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم احمد صاحب نارووال، مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق احمد صاحب ربوہ، متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ہوا سے بجلی پیدا کرنے والے ممالک

2014ء کے اختتام تک ہوا سے بجلی حاصل کرنے والے ممالک کے اعداد و شمار یہ ہیں۔

☆ چین: 91ہزار 420 میگاواٹ
☆ امریکا: 61ہزار 91 میگاواٹ
☆ جرمنی: 34ہزار 250 میگاواٹ
☆ سپین: 22ہزار 959 میگاواٹ
☆ انڈیا: 20ہزار 150 میگاواٹ
☆ برطانیہ: 10ہزار 531 میگاواٹ
☆ اٹلی: 8ہزار 552 میگاواٹ
☆ فرانس: 8ہزار 254 میگاواٹ
☆ کینیڈا: 7ہزار 803 میگاواٹ
☆ ڈنمارک: 4ہزار 772 میگاواٹ

☆ ان دس ممالک کے علاوہ دنیا بھر کے مختلف ممالک 48 ہزار 351 میگاواٹ بجلی ہوا سے پیدا کررہے ہیں۔ اس طرح مجموعی طور پر دنیا میں 2 لاکھ سے زیادہ پون چکیوں سے مجموعی طور پر 3 لاکھ 18 ہزار 137 میگاواٹ بجلی پیدا کی جارہی ہے جس میں سب اہم کردار یورپی ممالک اور ایشیائی ممالک کا ہے۔ یورپی ممالک ایک لاکھ 21 ہزار 447 اور ایشیائی ممالک ایک لاکھ 15 ہزار 927 میگاواٹ بجلی ہوا سے پیدا کرنے پر قادر ہیں۔ اگر ہم مجموعی پیداوار کا موازنہ 2012ء کے اعداد و شمار سے کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ 2012ء کے اختتام پر مجموعی پیداوار 2 لاکھ 82 ہزار 482 میگاواٹ تھی اس طرح 2013ء کے اختتام تک ہوا سے حاصل ہونے والی بجلی کی پیداوار میں 35 ہزار 656 میگاواٹ اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان کے چانسز

بجلی کی لوڈ شیڈنگ پاکستانی عوام کا سب سے بڑا دردِ سر بن چکا ہے لیکن اس کے باوجود حکومتی سطح پر اس مسئلے کو حل کرنے میں کوئی واضح حکمت عملی نظر نہیں آرہی۔ پاکستان کی کوئی بھی حکومت ابھی تک ہوا سے بجلی حاصل کرنے کے منصوبوں پر خاطر خواہ کارکردگی نہیں دکھا سکی۔ حالانکہ پاکستان کے دو پڑوسی ممالک چین اور انڈیا اس حوالے سے بہت ترقی کرچکے ہیں، لیکن پاکستان میں ونڈ فارمز کی تعمیر کے پروجیکٹ ابتدائی مراحل ہی میں ہیں، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پاکستان ونڈ فارمز سے محض ایک سو چھ میگاواٹ بجلی بناتا ہے، جب کہ ایتھوپیا جیسا ملک ایک سو اکہتر اور تھائی لینڈ دو سو تئیس میگاواٹ بجلی ہوا سے حاصل کررہا ہے۔

امریکا کی ''نیشنل ری نیوایبل انرجی لیب'' کے ایک مطالعاتی جائزے کے مطابق پاکستان کی تقریباً ایک ہزار کلومیٹر طویل ساحلی پٹی کا بیشتر حصہ ونڈ فارمز کیلئے مثالی حیثیت رکھتا ہے، جن میں کراچی، کوئٹہ، جیوانی قابل ذکر ہیں۔ بالخصوص جنوب میں واقع گھارو سے کیٹی بندر تک کا علاقہ بہترین ''ونڈ کوریڈور'' ہے۔ جہاں پچاس ہزار میگاواٹ تک بجلی پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔ اسی کوریڈور میں واقع میرپور ساکرو کے علاقے میں چھوٹے پیمانے کی پچاسی ونڈ ٹربائن کام کررہی ہیں، جن سے تین سو چھپن گھروں کو بجلی فراہم کی جارہی ہے۔ اسی طرح کندملیر کے علاقے میں بھی چالیس ونڈ ٹربائن کے ذریعے ایک سو گیارہ گھروں میں بجلی آچکی ہے۔ واضح رہے کہ پاکستان میں مجموعی طور پر بین الاقوامی معیار کے 16 ونڈ کوریڈور ہیں۔ اس کے علاوہ جائزے میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ شمالی علاقہ جات، آزاد کشمیر اور صوبہ خیبر پختونخواہ کے بہت سے علاقے ونڈ فارمز کی تنصیب کیلئے مناسب ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پورے ملک میں مجموعی طور پر 3 لاکھ 40 ہزار میگاواٹ بجلی ہوا کی مدد سے پیدا کرنے کی گنجائش ہے۔ حالانکہ کچھ ذرائع اس تخمینے کو مبالغہ آمیز کہتے ہوئے ڈیڑھ لاکھ میگاواٹ بتاتے ہیں۔ تاہم اس وقت پاکستان میں کراچی سے ایک سو چالیس کلومیٹر کی دوری پر واقع علاقہ ''جھمپیر''، جو ضلع ٹھٹھہ کا حصہ ہے، پاکستان میں ہوا سے بجلی پیدا کرنے کا اہم مرکز ہے، جہاں پاکستان کا اولین جھمپیر ونڈ پاور پلانٹ قائم کیا گیا ہے۔ ساحلی علاقے میں واقع یہ ونڈ پاور پلانٹ ایک ہزار دو سوا ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے۔ فوجی فرٹیلائزر کمپنی کا منصوبہ پچاس میگاواٹ سے زائد ہوائی بجلی پیدا کررہا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق اپریل 2014ء میں جھمپیر ہی کے مقام پر ناروے کی متبادل توانائی کی کمپنی این بی ٹی پاور نے دیگر کمپنیوں کے اشتراک سے چھ سو پچاس میگاواٹ کے ونڈ فارم کی تنصیب کا کام شروع کردیا ہے۔ اس منصوبے میں چین کا ایک بینک اور انشورنس کمپنیاں ایک بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کریں گے اور امید ہے کہ یہ پروجیکٹ 2016ء تک روبہ عمل ہوجائے گا۔

پاکستان میں ونڈ فارمز کی تنصیب کے حوالے سے کام کرنے والے اداروں میں ترک کمپنی ''زرلو انرجی'' کی پاکستان میں مقامی کمپنی ''زرلو انرجی پاکستان'' اور فوجی فرٹیلائزر گروپ کی ذیلی کمپنی فوجی فرٹیلائزر کمپنی انرجی لمیٹڈ سمیت فاؤنڈیشن ونڈ انرجی، چین کی باربن الیکٹرک انٹرنیشنل، عربین سی ونڈ پاور، داؤد پاور، گل احمد انرجی، یونس انرجی، میٹرو پاور اور نیو یارک انرجی شامل ہیں، جو متبادل توانائی کے سرکاری ادارے ''آلٹرنیٹو انرجی ڈویلپمنٹ بورڈ'' کے ساتھ مل کر تین ہزار دو سو میگاواٹ کے تینتیس ونڈ فارمز پروجیکٹ پر پیشرفت کررہی ہیں۔ ان پروجیکٹس میں حکومت پاکستان کو ایشین ڈویلپمنٹ بینک کی معاونت بھی حاصل ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 20 جولائی 2014ء)

روزنامہ الفضل کے خریداران توجہ فرمائیں

روزنامہ الفضل خریداران کو باقاعدگی سے بھجوایا جارہا ہے۔ قارئین اطلاع دیں کہ کیا آپ کو باقاعدگی سے الفضل مل رہا ہے۔ اگر نہیں مل رہا تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں جس پر آپ کو الفضل مل سکے۔ الفضل کی خریداری چٹ پر چندہ کی میعاد درج ہوتی ہے۔ آپ اس چٹ کو ملاحظہ فرماویں اور اپنا چندہ خریداری جلد از جلد ارسال فرماویں۔ بصورت دیگر وی پی بھجوائی جائے گی۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 13۔جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:27

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 جنوری 2015ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مارچ 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو 16 نومبر 2014ء
1:50 pm	سوال و جواب
8:40 pm	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
11:20 pm	گلشن وقف نو

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:0476212434,6211434

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور۔ فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی 0412619421:

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

FR-10

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب ▪ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا ▪ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
==============
After Study get P.R
Only With IELTS
or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
Student can contact us from any city & any country
EC Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599